Tazkira e
Shareh Bukhari (Urdu)

نائبِ مفتیِ اعظم ہند، فقیہِ اعظم ہند حضرت علامہ مفتی شریفُ الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ

تذکرۂ شارحِ بخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

یومِ عرس: 6 صفر المظفر

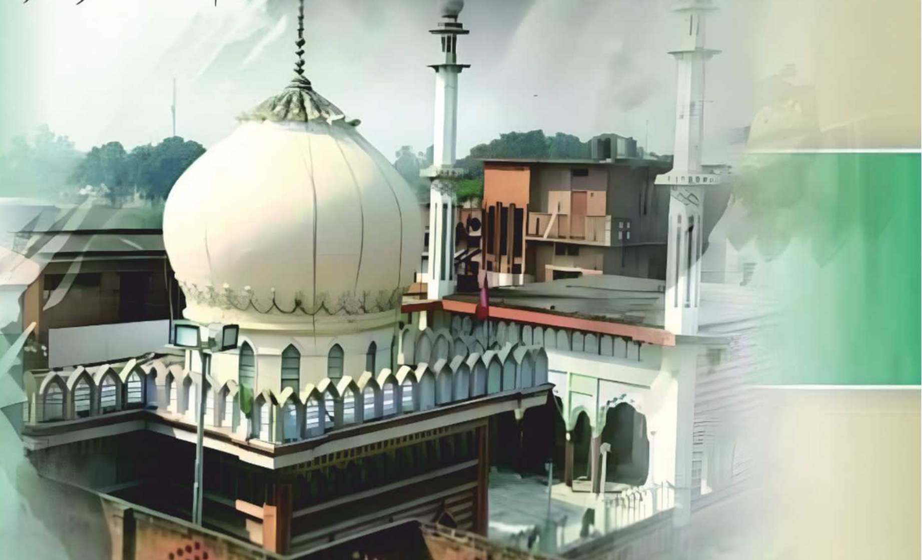

اس رسالہ میں آپ پڑھ سکیں گے:

ایامِ طالبِ علمی کی چند باتیں 07
خدماتِ حدیث اور شارحِ بخاری 16
شارحِ بخاری کی فقہی خدمات 18
شارحِ بخاری بزرگوں کی نظر میں 27
شارح بخاری اور امیرِ اہلِ سنّت 33
ملفوظاتِ شارح بخاری 40

پیشکش: المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی-ہند)

DAWATEISLAMI INDIA

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(مُستَطرَف، ج۱، ص۴۰، دارالفکر بیروت)

(اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف پڑھ لیجیے)

نام کتاب: تذکرہ شارح بخاری مفتی شریفُ الحق امجدی رحمۃُ اللہِ علیہ

پیشکش: المدینۃُ العلمیہ انڈیا

صفحات: 44

سالِ اشاعت: ۱۴۴۸ھ-۲۰۲۶ء (July)

ناشر: مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی انڈیا)

التجا

کسی اور کو یہ رسالہ چھاپنے کی اجازت نہیں ہے۔

کتاب کی طباعت میں نمایاں خرابی ہو یا صفحات کم ہوں یا بائنڈنگ میں آگے پیچھے ہو گئے ہوں تو مکتبۃُ المدینہ سے رجوع کیجئے۔

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	3	عظیم کارنامہ	16
شان دار بیان	3	شارحِ بخاری کی فقہی خدمات	18
مختصر تعارف	5	مناظرانہ صلاحیت	23
تعلیم و تربیت	5	عشق رسول صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم	24
مشہور اساتذۂ کرام	7	شارحِ بخاری بزرگوں کی نظر میں	27
ایامِ طالبِ علمی کی چند باتیں	7	راہِ خدا میں سفر	31
اپنے وقت کا جائزہ لیجئے	9	شارح بخاری اور دعوتِ اسلامی	32
طلبہ کے لئے مدنی پھول	9	شارح بخاری اور امیرِ اہلِ سنّت	33
درس و تدریس اور تلامذہ	10	فیضانِ سنت	35
سلسلۂ وعظ و نصیحت	11	مدنی بہار	36
نکاح اور اولاد و امجاد	12	شارح بخاری کی تحریری خدمات	38
گھر والوں کے ساتھ حسنِ سلوک	13	وفاتِ پُر ملال	39
بیعت و خلافت	14	مزارِ مبارک	40
خلفاء	15	ملفوظاتِ شارح بخاری	40
حج و زیارت	15	منقبت شریف الحق	42
خدماتِ حدیث اور شارحِ بخاری	16	ماٰخذ و مراجع	43

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخِری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: مَن صَلّٰی عَلَیَّ فِی یَومٍ خَمسِینَ مَرَّۃً صَافَحتُہ یَومَ القِیَامَۃِ یعنی جو شخص مجھ پر دن میں 50 مرتبہ درودِ پاک پڑھے، میں قیامت کے دن اس سے مصافحہ کروں گا۔ (القول البدیع، ص:141)

محبوبِ ربِّ اکرم! لاکھوں سلام تم پر
لاکھوں دُرُود ہر دم، لاکھوں سلام تم پر
پیارے نبی! شفاعت، کی بھیک ہو عنایت
رحمت ہو جانِ عالم، لاکھوں سلام تم پر
عطاؔر کو خدا نے، بخشا تمہارے صدقے
تھا لائق جہنم، لاکھوں سلام تم پر

(وسائلِ فردوس، ص:49)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شاندار بیان

ایک عالِم صاحب کسی جلسے میں بیان فرما رہے تھے، اسی جلسے میں خلیفۂ اعلیٰ حضرت حضور محدثِ اعظمِ ہند حضرت علامہ مولانا سید محمد کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ بھی جلوہ افروز تھے۔ دورانِ بیان کسی نے ایک پرچی بھیجی جس میں مزاراتِ اولیاء رحمۃ اللہ علیہم پر حاضر ہو کر اُن سے مدد طلب کرنے کے متعلق اعتراض لکھ کر اس کا جواب طلب کیا گیا تھا۔

حضور محدثِ اعظم ہند رحمۃُ اللہ علیہ نے وہ پرچی اُن عالِم صاحب کی طرف بڑھادی اور اُس کا جواب دینے کو ارشاد فرمایا۔ حضرت کے حکم پر عالم صاحب نے اپنے موضوع کو وہیں روک کر پرچی میں لکھے گئے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے تقریباً ایک گھنٹے بیان کیا اور حیاتِ برزخی، مزاراتِ اولیا پر حاضر ہو کر مدد طلب کرنے اور اللہ پاک کی عطا سے اولیاءِ کرام رحمۃُ اللہ علیہم کا اپنے ماننے والوں کی مدد فرمانے کے ثبوت پر دلائل کے انبار لگا دیے اور اس تعلق سے پھیلائے جانے والے وساوِس کی جڑ کاٹ کر رکھ دی۔ اخیر میں معترضین کے تابوت میں آخری کیل ٹھوکتے ہوئے اُنہیں کی کتابوں سے ان کے اپنے پیشواؤں کے مر جانے کے بعد اُن سے مدد طلب کرنے کے واقعات کو بیان فرما ان کی اصل منشا اور سازش کو بے نقاب کر دیا۔

حضور محدثِ اعظم ہند رحمۃُ اللہ علیہ بیان سن کر بہت خوش ہوئے اور اپنے بیان میں ان عالِم صاحب کی خوب حوصلہ افزائی فرمائی اور دعاؤں سے نوازا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ عالِم دین جن کے بیان نے حضور محدثِ اعظمِ ہند رحمۃُ اللہ علیہ کو متأثر کیا، اہلِ سنت و جماعت کی عظیم شخصیت حضرت علامہ مولانا مفتی شریف الحق امجدی رحمۃُ اللہ علیہ تھے، جنہیں دنیائے اسلام میں فقیہِ اعظم ہند، نائبِ مفتیِ اعظمِ ہند اور شارحِ بخاری جیسے معزز القاب سے یاد کیا جاتا ہے۔

فیضِ حافظ ملت، عکسِ مفتیِ اعظم | واہ خوب ہے تیری، دلکشی شریف الحق

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(1)... شارحِ بخاری، ص:56، تسہیلاً

مختصر تعارف

حضور شارحِ بخاری رحمۃُ اللہ علیہ کا نام شریف الحق ہے، جبکہ نسب یوں ہے: مفتی شریف الحق امجدی بن عبد الصمد بن ثناء اللہ بن لعل محمد بن مولانا خیر الدین اعظمی۔ "شارحِ بخاری"، "نائبِ مفتیِ اعظم ہند" اور "فقیہِ اعظم ہند" مشہور القاب ہیں، آپ کو "برکاتی مفتی" بھی کہا جاتا تھا۔

آپ کی ولادت 1340ھ 1921ء میں ضلع مئو کے نہایت مشہور و معروف اور مردم خیز قصبہ "گھوسی" کے "محلہ کریم الدین پور" میں ہوئی۔

آپ کے آباء و اجداد میں مولانا خیر الدین اعظمی رحمۃُ اللہ علیہ اپنے عہد میں پائے کے عالم اور صاحبِ کشف و کرامت بزرگ تھے، ان کا یہ روحانی فیض آج تک جاری ہے کہ ان کے عہد سے لے کر اس دور میں پانچویں پشت تک ان کی نسل میں جلیل القدر علمائے کرام موجود ہیں۔ انھیں میں سے ایک شارح بخاری، فقیہ اعظم ہند حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃُ اللہ علیہ بھی تھے، جو ماضی قریب میں برِّصغیر کے مسلمانان اہلِ سنت کے صفِ اول کے مُقتَدا (پیشوا) اور پوری دنیائے اہل سنت کے مرجعِ فتاوی اور مرکزِ عقیدت تھے۔ (1)

تعلیم و تربیت

شارحِ بخاری مفتی شریف الحق امجدی رحمۃُ اللہ علیہ کے والدِ محترم کی قلبی (دِلی) خواہش تھی کہ میرا بیٹا دینی تعلیم سے آراستہ ہو کر فروغِ علم و عمل میں نمایاں کردار ادا کرے،

(1)... فتاویٰ شارحِ بخاری - شارح بخاری: حیات و خدمات، ص:75

لیکن اس وقت گھوسی میں دینی تعلیم کے لیے کوئی بڑا ادارہ نہیں تھا۔ صرف ایک مکتب تھا، جس کی دیکھ بھال حضرت صدر الشریعہ رحمۃُ اللہ علیہ کے بھائی جناب حکیم احمد علی صاحب کرتے تھے، اسی مکتب میں حضور شارحِ بخاری نے پانچ سال کی عمر میں تعلیم کا آغاز کیا، جس میں قرآن مجید ناظرہ اور درجۂ چہارم تک اردو، حساب اور فارسی وغیرہ کی ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ عوام کا تعاون نہ ملنے کے سبب یہ مکتب بند ہو گیا۔ چنانچہ برادرِ صدرالشریعہ حکیم احمد علی صاحب رحمۃُ اللہ علیہ حضرت کو اپنے گھر پر پڑھاتے رہے یہاں تک کہ آپ نے ''گلستاں''، ''بوستاں'' مکمل کیں۔

14 شوال 1353ھ کو مبارک پور میں قائم مسلمانوں کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ اشرفیہ حاضر ہوئے اور یہاں حضور حافظِ ملت رحمۃُ اللہ علیہ اور دیگر اساتذہ سے خوب اکتسابِ فیض کیا۔ اس کے علاوہ مدرسہ اسلامیہ میرٹھ میں صدرُ العلما سید غلام جیلانی میرٹھی رحمۃُ اللہ علیہ اور مدرسہ مظہرِ اسلام بریلی شریف میں مُحدّثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد قادری رحمۃُ اللہ علیہ جیسے بزرگوں سے خوب خوب علمی فیضان حاصل کیا۔[1]

سندِ فراغت: 15 شعبان المعظم 1362ھ / مطابق 1943ء میں آپ نے درسِ نظامی سے فراغت حاصل کی۔ اس موقع پر صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی، صدر الافاضل مفتی سید نعیم الدین مرادآبادی، مفتیِ اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان قادری برکاتی اور دیگر جلیل القدر علما و مشائخِ اہل سنت رحمۃُ اللہ علیہم کے ہاتھوں دستارِ فضیلت سے

(1)... حدیث کی چھ مشہور کتابیں: (1) صحیح بخاری، (2) صحیح مسلم، (3) سنن ابی داود، (4) سنن ترمذی، (5) سنن نسائی، (6) سنن ابن ماجہ۔

نوازے گئے۔ اس موقع پر حضور مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہ علیہ نے مدرسہ کی عام سند کے علاوہ اپنی سندِ خاص سے بھی آپ کو سرفراز فرمایا۔[1]

مشہور اساتذۂ کرام

حضرت شارح بخاری رحمۃُ اللہ علیہ نے جن عظیم ہستیوں سے علم سیکھا ان علمائے کرام کے نام یہ ہیں: * صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی (مصنفِ بہار شریعت) * مفتی اعظم ہند مولانا شاہ مصطفیٰ رضا قادری نوری * حافظ ملت مولانا شاہ عبد العزیز مُحدّثِ مرادآبادی، (بانیِ الجامعۃ الاشرفیہ) * مُحدّثِ اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد قادری چشتی * صدر العلما علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی * خیر الاذکیا مولانا غلام یزدانی اعظمی * شیخ المعقولات مولانا محمد سلیمان بھاگل پوری * مولانا ثناء اللہ محدث مئوی * مولانا غلام محی الدین بلیاوی * شیخ التجوید مولانا قاری محمد عثمان اعظمی (صاحبِ مصباح التجوید) * مولانا سید شمس الحق مبارک پوری * حکیم احمد علی اعظمی (صدر الشریعہ کے بھائی) * مولانا محمد شریف اعظمی (رحمۃُ اللہ علیہم)۔[2]

ایامِ طالب علمی کی چند باتیں

پیارے اسلامی بھائیو! کامیاب لوگ اپنے وقت کو فضول کاموں میں ضائع نہیں کرتے، ان کے ہر کام کا ایک وقت مقرر (Fix) ہوتا ہے، جس کی پابندی ان کی زندگی کا اہم حصہ ہوتی ہے۔ حضور شارحِ بخاری رحمۃُ اللہ علیہ کی زندگی کو دیکھا جائے تو وقت کی قدر دانی کا اعلیٰ وصف آپ کی ذات میں نمایاں نظر آتا ہے۔

---

(1)... معارفِ شارحِ بخاری، ص:17 تا 19

(2)... فتاویٰ شارحِ بخاری- شارح بخاری: حیات وخدمات-، ص:75

چناں چہ "معارفِ شارح بخاری" صفحہ 100 پر آپ کے دورِ طالب علمی کے حوالے سے لکھا ہے: حضرت شارحِ بخاری رحمۃُ اللہ علیہ غیر ضروری مصروفیات سے کنارہ کش رہ کر تَنْدَہی (خوب محنت) کے ساتھ اپنے فرائض کی تعمیل میں لگے رہتے۔ صبح سویرے اُٹھ کر نمازِ باجماعت سے فراغت کے بعد بِلا ناغہ ایک پارہ کی تلاوت کرتے، پوری پابندی کے ساتھ ہمیشہ اَسباق میں حاضر رہتے، صرف عصر بعد کا وقت کچھ ساتھیوں کے اصرار پر سَیر و تفریح میں گزارتے۔ چوبیس گھنٹہ میں پانچ چھ گھنٹہ آرام کرتے۔ خُورْد و نوش (کھانے پینے) اور اس کے لیے آمد و رفت اور دیگر ضروریات کے علاوہ سارا وقت درس و مطالعہ میں صَرْف کرتے، جب تک ساری کتابوں کا مطالعہ نہ کر لیتے، سوتے نہ تھے۔ بسا اوقات رات رات بھر مطالعہ میں گزار دیتے، پھر بھی اسباق سے غیر حاضر نہ رہتے۔

یہی وجہ تھی کہ ہمیشہ امتحانات میں اوّل پوزیشن سے کامیاب ہوتے۔ زمانۂ طالبِ علمی ہی میں فارسی اور عربی میں بِلا تکلف گفتگو فرمالیا کرتے۔ آپ کے قریبی ساتھی بھی آپ کی علمی لیاقت کے معترف تھے۔

جامعہ اشرفیہ کے دوسرے عظیم الشان جلسۂ دستار بندی میں حضرت صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی، حضور مُحدّثِ اعظم ہند مولانا سید محمد کچھو چھوی اور صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃُ اللہ علیہم جیسے بزرگوں کی موجودگی میں آپ رحمۃُ اللہ علیہ نے تقریباً پچیس منٹ عربی میں ایسا بیان فرمایا کہ خوش ہو کر ان بزرگوں نے انعام سے نوازا۔ آپ اعلیٰ درجہ کے ذہین اور قوی حافظے کے مالک تھے، ہزارہا عبارتیں، صدہا اشعار عہدِ طالبِ علمی ہی سے زبانی یاد تھے۔ اکثر موقع کی مناسبت سے فارسی و عربی اشعار پڑھ دیا کرتے تھے۔

رب نے آپ کو بخشی، علم کی شہنشاہی جس پہ رشک کرتی ہے خُسروی شریف الحق

اپنے وقت کا جائزہ لیجئے

پیارے اسلامی بھائیو! حضور شارحِ بخاری رحمۃُ اللہ علیہ کی سیرت کے ان چمکتے ہوئے پہلوؤں کو سامنے رکھ کر اپنی زندگی کے شب و روز کا جائزہ لیجیے کہ کہیں ہم فضول اور بے کار کاموں میں اپنا قیمتی وقت ضائع تو نہیں کر رہے! کاش! ایک ایک سانس کی قدر نصیب ہو جائے کہ کہیں کوئی سانس بے فائدہ نہ گزر جائے اور کل بروزِ قیامت زندگی کا خزانہ نیکیوں سے خالی پا کر اشکِ ندامت نہ بہانے پڑ جائیں! صد کروڑ کاش! ایک ایک لمحے کا حساب کرنے کی عادت پڑ جائے کہ کہاں بسر ہو رہا ہے، زہے مقدر! زندگی کی ہر ہر ساعت مفید کاموں ہی میں صَرف ہو۔ بَروزِ قِیامت اوقات کو فُضول باتوں، خوش گپّیوں میں گزرا ہوا پا کر کہیں کفِ افسوس ملتے نہ رہ جائیں!

اللہ پاک ہمیں فضول کاموں سے بچ کر نیک کاموں میں اپنا وقت گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم۔

طلبہ کے لئے مدنی پھول

پیارے طلبہ ٔکرام! اگر آپ چاہتے ہیں کہ علم و عمل کا پیکر بن کر ہم بھی کچھ نہ کچھ قوم و ملت کی خدمت کر کے اللہ پاک کی رِضا پانے میں کامیاب ہو جائیں تو حضور شارحِ بخاری رحمۃُ اللہ علیہ کی سیرت سے مدنی پھول حاصل کرتے ہوئے اپنے آپ کو وقت کا پابند بنائیے، نصابی کتب کے علاوہ خارجی کُتُب کا مطالعہ اپنے معمولات میں شامل کیجئے، درجہ میں غیر حاضری سے اجتناب کیجئے، غیر ضروری معاملات سے اپنے آپ کو بچا کر صرف و صرف

اپنی تعلیم پر توجہ دیجئے۔ اگر ان چیزوں کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے پوری محنت و جاں فشانی اور لگن کے ساتھ پڑھائی کریں گے تو ان شاء اللہ الکریم اپنی دنیا و آخرت کو بہتر بنانے کے ساتھ ساتھ قوم و ملت کی عظیم خدمت کرنے میں بھی کامیاب ہو جائیں گے۔

سچ ہے انسان کو کچھ کھو کے مِلا کرتا ہے　　　آپ کو کھو کے تجھے پائے گا جویا تیرا

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب!　　　صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

درس و تدریس اور تلامذہ

شارحِ بخاری مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً 35 سال تک مختلف جامعات و مدارس میں نہایت جاں سوزی اور کمال مہارت کے ساتھ تدریسی خدمات انجام دیں۔ آپ کی مخلصانہ تدریس کی برکات تھیں کہ ایک سے ایک نگینے اِس اُمت کو نصیب ہوئے۔ جن خوش نصیبوں کو آپ سے شرفِ تلمذ حاصل ہوا اُن میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں:

* خواجہ مظفر حسین رضوی * مفتی مجیب اشرف اعظمی (رحمۃ اللہ علیہ) * مفتی قاضی عبد الرحیم بستوی (رحمۃ اللہ علیہ) * سراج الفقہا مفتی نظام الدین رضوی * خَیرُ الْاَذْکِیا علامہ محمد احمد مصباحی * رئیس التحریر علامہ یاسین اختر مصباحی (رحمۃ اللہ علیہ) * مُبلِّغِ اسلام علامہ عبد المبین نعمانی قادری * مولانا عبد الحق مصباحی * مولانا مفتی شفیق احمد شریفی * مولانا قمر الدین اشرفی اعظمی * مولانا ڈاکٹر شکیل احمد اعظمی * مولانا مفتی معراج القادری * مفتی نسیم احمد مصباحی * مولانا فروغ احمد اعظمی * مفتی بدر عالم مصباحی * مولانا افتخار احمد قادری اعظمی وغیرہ۔ (شارحِ بخاری حیات و خدمات، ص:22)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! ❀❀❀ صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

سلسلۂ وعظ و نصیحت

پیارے اسلامی بھائیو ! نیکی کی دعوت عام کرنے کا ایک بہترین اور موثر ترین ذریعہ ”بیان“ بھی ہے۔ حضور شارحِ بخاری رحمۃُ اللہ علیہ نے دورِ طالبِ علمی سے ہی بیان کرنے کا آغاز فرما دیا تھا، اس سلسلے میں ملک کے طول و عرض میں آپ کا سفر بھی ہوتا رہا، حضور مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہ علیہ کے ساتھ کئی مرتبہ سفر اور آپ کی موجودگی میں بیان کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ کا بیان علمی اور مدلل ہونے کے ساتھ ساتھ عام فہم ہوتا جس سے خواص و عوام یکساں مستفیض ہوتے۔ آپ رحمۃُ اللہ علیہ جس موضوع پر بیان فرماتے اس کے تمام گوشوں کو اجاگر کر کے بھرپور انداز میں رہنمائی فرماتے۔ آپ کا بیان بے جا گفتگو سے پاک اور قرآن و حدیث، اقوالِ بزرگانِ دین اور صالحین کے واقعات سے مُزَیَّن ہوتا۔[1]

خیر الاذکیا علامہ محمد احمد مصباحی مدّ ظلہ العالی شارح بخاری کے بیانِ عالیشان کے متعلق فرماتے ہیں: میں نے آپ کے بیان میں چند خاص باتیں محسوس کیں: ❶ عالمانہ وقار ❷ اعتقادی اور علمی لحاظ سے پختگی ❸ جملوں اور مضامین کی صحت و عُمدگی ❹ مضمون علمی اور مشکل ہونے کے باوجود بہت آسان انداز میں ایسا بیان کہ عوام کو بھی بخوبی سمجھ میں آئے ❺ ترتیب میں ایسی عمدگی کہ پورا بیان ذہن نشین رہے، اور چاہیں تو اسی ترتیب کے ساتھ سامعین دوسروں کو سمجھا سکیں ❻ ایسا دلچسپ اور موثر انداز کہ اکتاہٹ نہ ہو ❼ سطحی و غیر تحقیقی باتوں سے مکمل اجتناب۔

آپ کے بیان میں علمی انداز اس وقت خاص طور پر نمایاں ہوتا جب آپ بد مذہبوں

(1)... فروغِ رضویات میں فرزندانِ اشرفیہ کی خدمات، ص:118-بتغیرٍ

کے باطل عقائد اور ان کے خود ساختہ دلائل کا رد فرمارہے ہوتے۔ آپ کے بہت سے بیانات ایسے ہیں جو آج بھی یاد کیے جاتے ہیں۔[1]

میں مبلغ بنوں سنتوں کا، خوب چرچا کروں سنتوں کا
یاخدا! درس دوں سنتوں کا، ہو کرم بہرِ خاکِ مدینہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نکاح اور اولادِ امجاد

حضور شارح بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی پہلی شادی آپ کے ماموں حافظ عبد الرحمٰن کی صاحبزادی محترمہ زینب سے 20 ربیع الآخر 1359ھ کو ہوئی۔ جن سے ایک فَرْزَنْد محمد حبیب الحق پیدا ہوئے۔ 14 ربیع الآخر 1370ھ کو آپ کی زوجہ کا اور 12 شعبان 1372ھ کو صاحبزادے محمد حبیب الحق کا انتقال ہو گیا۔

دوسرا نکاح پہلی زوجہ کی وصیت کے مطابق انہیں کی چھوٹی بہن محترمہ نور النساء بنتِ حافظ عبد الرحمن سے بتاریخ 22 رجب 1379ھ کو ہوا۔

دوسری زوجہ سے پانچ صاحبزادے اور ایک صاحبزادی کی ولادت ہوئی، جن کے نام یہ ہیں:

1. ڈاکٹر محمد محب الحق رضوی
2. محمد مطیع الحق اعظمی
3. محمد وحید الحق برکاتی مصباحی
4. محمد حمید الحق برکاتی مصباحی
5. محمد ظہیر الحق برکاتی
6. صاحبزادی طلعت فاطمہ[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(1)... شارحِ بخاری حیات وخدمات، ص:82-تسہیلاً
(2)... شارحِ بخاری حیات وخدمات، ص:105

گھر والوں کے ساتھ حسنِ سلوک

پیارے اسلامی بھائیو! اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضور شارحِ بخاری رحمۃُ اللہ علیہ کتنے اعلیٰ اخلاق و کردار کے مالک تھے کہ آپ اہلیہ محترمہ اور آپ کے سسرال والے بھی آپ سے انتہائی متأثر تھے۔ اگر زوجہ ٔمحترمہ آپ کے اخلاق و کردار سے مطمئن نہ ہوتیں تو ہرگز اپنی دوسری بہن سے نکاح کرنے کی آپ کو وصیت نہ کرتیں، نہ آپ کے بچوں کے نانا اپنی دوسری بیٹی آپ کے نکاح میں دیتے۔ کیونکہ عموماً لوگ باہر تو اچھا بننے کی کوشش کرتے ہیں مگر گھر میں جو حال ہوتا ہے وہ سب کو پتہ ہے۔ باہر والوں کے ساتھ تو خوب حسنِ اخلاق کا مظاہرہ کیا جاتا ہے لیکن گھر میں بد اخلاقی اپنے عروج پر ہوتی ہے۔ لیکن قربان جایئے حضور شارحِ بخاری رحمۃُ اللہ علیہ کے اعلیٰ اخلاق و کردار پر کہ آپ کی عظمتوں کے ڈنکے اپنے گھر میں بھی بج رہے تھے۔ لٰہذا ہمیں بھی چاہئے کہ لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے گھر والوں کے ساتھ بھی حسنِ سلوک اور اچھے اخلاق سے پیش آئیں۔

اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عالیشان ہے: خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِیْ یعنی تم میں بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے بہترین ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لئے تم سب سے اچھا ہوں۔

(ترمذی، کتاب المناقب، باب فضل ازواج النبی، 5/475، حدیث: 3921)

ہو اخلاق اچھا ہو کردار ستھرا مجھے متقی تو بنا یا الٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ❀❀❀ صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیعت و خلافت

اے عاشقانِ رسول! راہِ آخرت میں کامیابی کے ساتھ منزل پر پہنچنے کے لئے ضروری ہے کہ کسی جامِعِ شرائط پیر سے مرید ہو کر اس کی رہنمائی میں یہ سفر طے کیا جائے۔ چنانچہ شارحِ بخاری حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ نے 1359ھ جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں حضور صدرالشریعہ، بدرُ الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کی تشریف آوری پر آپ سے بیعت یعنی مرید ہونے کی سعادت حاصل کی۔

حضرت شارحِ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو کئی بزرگوں سے خلافت و اجازت بھی حاصل تھی چنانچہ حضور مفتی اعظم ہند رحمۃُ اللہ علیہ نے حضرت شارح بخاری کو 17 رمضان المبارک 1381ھ کو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہ علیہ کے رسالے "اَلنُّورُ وَ الْبَهَاء" میں درج پچیس سَلاسِلِ قرآن وحدیث و سلاسلِ اولیاء اللہ کی تحریری اجازت کے ساتھ سلسلہ قادریہ برکاتیہ رضویہ کی بھی اجازت عطا فرمائی۔ حضور مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ان تمام سلاسل کی بھی اجازت عطا فرمائی جو امامِ اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ کے رسالے "اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِيْنَة" میں مذکور ہیں۔

نیز حضرت شارحِ بخاری رحمۃُ اللہ علیہ کو حضور احسن العلما حضرت سید شاہ حسن حیدر میاں رحمۃُ اللہ علیہ (سابق سجادہ نشیں خانقاہِ قادریہ برکاتیہ، مارہرہ مطہرہ) نے عرس قاسمی (1404ھ) کے حسین موقع پر تمام سلاسل کی اجازت دی اور دستار بندی فرمائی۔ اسی طرح سفر حج و زیارت پر جاتے وقت شاہ گنج ریلوے اسٹیشن پر آپ کے مرشدِ گرامی

صدرالشریعہ، بدرُ الطریقہ رحمۃُ اللہ علیہ نے بھی آپ کو سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کی اجازت سے نوازا۔[1]

خُلفاء

حضور شارح بخاری رحمۃُ اللہ علیہ خلافت دینے میں بہت احتیاط فرماتے تھے اس لئے کچھ خاص لوگوں کو ہی آپ نے خلافت عطا فرمائی۔ وہ حضرات جنہیں آپ نے اپنی خلافت سے نوازا ان کے نام یہ ہیں: * مولانا عبدالحکیم اختر شاہ جہاں پوری، * مولانا مفتی سعید احمد بریلوی * مفتی مجیب اشرف اعظمی * مفتی شفیق احمد شریفی * مولانا رجب علی بلرام پوری * مولانا صغیر احمد جوکھن پوری * مولانا عبدالحق مصباحی * مفتی بدرِ عالم مصباحی * مفتی نسیم احمد مصباحی * مولانا ولی اللہ شریفی * مولانا حافظ شمیم الزماں فیض آبادی * مولانا حمید الحق برکاتی مصباحی۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حج وزیارت

یقیناً حج و مدینہ منورہ کی حاضری دونوں جہاں کی برکتوں اور سعادتوں کا ذریعہ ہے۔ حضرت شارح بخاری رحمۃُ اللہ علیہ بھی کئی مرتبہ اس سعادت سے مشرف ہوئے۔ 1405ھ / 1985ء میں آپ نے پہلا حج کرنے کا شرف حاصل کیا۔ اس مبارک سفر میں جانشینِ سید العلما حضرت سید آلِ رسول حسنین میاں نظمی برکاتی مارہروی رحمۃُ اللہ علیہ اور دیگر احباب بھی

---

(1)... شارح بخاری، ص:35-36

(2)... معارفِ شارح بخاری،، ص:273

آپ کے ہمسفر تھے۔ جبکہ دوسرا حج 1418ھ / 1998ء میں ادا کیا۔ ان کے علاوہ آپ کو دو بار عمرہ وزیارتِ مدینہ منورہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ (1)

خدماتِ حدیث اور شارحِ بخاری

حضور شارح بخاری رحمۃُ اللہ علیہ ایک بہترین مفتی بلکہ فقیہِ اعظم ہند ہونے کے ساتھ ساتھ جلیل القدر محدث اور شارحِ حدیث بھی تھے۔ آپ کو حدیث و اصولِ حدیث میں کامل مہارت حاصل تھی، اپنے فتاویٰ میں اکثر احادیث نقل کرکے ان سے استدلال فرماتے۔

عظیم کارنامہ

آپ کی دینی خدمات میں سے ایک عظیم خدمت اَصَحُّ الْکُتُب بَعْدَ کِتَابِ الله (یعنی قرآن مجید کے بعد سب سے معتبر کتاب) صحیح بخاری کی شرح لکھنا ہے۔ ہوا یوں کہ علامہ یاسین اختر مصباحی اور علامہ افتخار احمد مصباحی نے حضور شارحِ بخاری رحمۃُ اللہ علیہ کی خدمت میں بخاری شریف کا ترجمہ کرنے کی درخواست کی۔ اِن حضرات کی مخلصانہ خواہش کا احترام کرتے ہوئے 1396ھ میں آپ نے اس کام کا آغاز فرمایا۔ پھر علامہ محمد احمد مصباحی صاحب نے کہیں کہیں کچھ ضروری تشریحی نوٹ لگانے کی التجا کی۔ ابتداءً اسی طرح ہوا، لیکن پھر حضرت شارحِ بخاری رحمۃُ اللہ علیہ نے مستقل شرح لکھنے کا ارادہ فرمالیا۔ اس طرح اس مبارک کام کا آغاز ہوا۔ (2) اور یوں اُمت کو ایک عظیم نعمت "نُزْهَةُ الْقَارِی شرح صَحِیْحُ الْبُخَارِی" کے نام سے نصیب ہوئی۔

---

(1)... شارحِ بخاری حیات و خدمات، ص:78

(2)... نزہۃ القاری، 1 / 44، ملخصًا

علامہ یٰس اختر مصباحی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: نو جلدوں میں لکھی گئی ''نزہۃ القاری'' اس وقت اردو زبان کی سب سے مقبول اور مُتَداوَل (رائج) شرحِ بخاری ہے۔ دینی مطالعہ کا ذوق رکھنے والے عوام و خواص کے علاوہ علما و طلبہ خصوصیت کے ساتھ اس سے استفادہ کرتے ہیں۔ صحیح ترجمہ، اس کے مفاہیم و مطالب و دیگر متعلقات کے ساتھ ساتھ اختلافاتِ احناف و شوافع کی نشاندہی، دونوں کے دلائل، اور پھر فقہِ حنفی کی ترجیح (Priority) کے اسباب و عِلَل (وجوہات) جاننے کے لیے نزہۃ القاری شرح بخاری سے جامع اور بہتر اردو زبان میں کوئی دوسری کتاب اب تک ہماری نظر سے نہیں گزری ہے۔[1]

نزہۃ القادری کی خصوصیات: معارفِ شارح بخاری میں ہے: نزہۃ القاری میں سلاست وروانی بھی ہے اور ساتھ ہی ساتھ فصاحت و بلاغت، اختصار و جامعیت، شانِ رسالت کا ادب و احترام، بوئے محبتِ رسول (محبتِ رسول کی خوشبو)، عظمتِ مصطفیٰ کا اظہار، اعتراضات کے مُسکِت جوابات، باطل فرقوں کا رد، جدید مسائل کا حل اور ذاتی تحقیقات بھی ہیں۔ نزہۃ القاری (بخاری شریف کی) مختصر مگر ایسی جامع شرح ہے جو اپنی نظیر آپ ہے، جس سے عوام و خواص رہتی دنیا تک مستفید ہوتے رہیں گے، بالخصوص طلبہ واساتذہ کے لیے نایاب تحفہ ہے۔[2]

حضور شارح بخاری رحمۃُ اللہِ علیہ اس کتاب کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

(1) کتاب کو بہت طویل ہونے سے بچانے کے لیے میں نے مُکرّر (Repeat) احادیث کو

(1)... معارفِ شارحِ بخاری، ص:576

(2)... شارحِ بخاری، ص:245

صرف ایک بار ذکر کیا ہے۔ البتہ حدیث کے مختلف الفاظ کو اکٹھا کر دیا ہے۔ (2) ابواب کو بالکل ذکر نہیں کیا، اس لیے کہ پھر احادیث کو مکرر لانا ضروری ہو جاتا، مگر اہم ابواب پر شرح میں کلام پورا پورا مذکور ہے، نیز ابواب کے ذکر سے جو فائدہ تھا وہ ایک عنوان "احکامِ مُستَخرَجہ" قائم کر کے پورا کر دیا گیا ہے۔ (3) جو حدیث جن صحابی سے مروی ہے ان کے حالات بالالتزام بیان کر دیے گئے، بعض مقامات پر تابعین کا بھی ذکر کر دیا ہے۔ (4) ہر حدیث پر نمبر لگا دیا ہے، حدیث کے اہم مضمون کو سامنے رکھ کر اس کا ایک عنوان بھی قائم کیا گیا ہے۔ (5) حدیث بخاری شریف میں کہاں کہاں ہے اور صحاح ستّہ میں کہاں ہے، اس کے حوالے حاشیے میں دیے گئے ہیں۔[1]

مصنف نے اس پر ایک شان دار مقدمہ بھی تحریر فرمایا ہے، جس میں امام بخاری رحمۃُ اللہ علیہ کے حالات، مُصطلَحاتِ حدیث کی تعریفات، مُسامَحاتِ بخاری، اسی طرح امامِ اعظم رحمۃُ اللہ علیہ کی مختصر سوانحِ حیات، فقہ حنفی کا تعارف اور اس کی ضرورت وغیرہ پر بھی اچھی گفتگو کی گئی ہے۔ اس مقدمہ کو مولانا ناصر عطاری مدنی نے مزید تحقیق کے ساتھ مستقل کتابی شکل میں بھی شائع کیا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ❀❀❀ صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

شارحِ بخاری کی فقہی خدمات

فقیہِ اعظم ہند، شارحِ بخاری رحمۃُ اللہ علیہ کی فقہی خدمات بہت وسیع ہیں، آپ کی سیرت میں اس کا تفصیلی ذکر ملتا ہے، فقہی کمال کا اس بات سے اندازہ لگائیے کہ آپ کو علما

(1)... نزہۃ القاری، ج:1، ص:45، بتغیرٍ ما

نے فقیہِ اعظم ہند کے لقب سے یاد کیا، ایک اندازے کے مطابق آپ کے فتاویٰ کی تعداد تقریباً 70 ہزار سے زائد ہے۔ جو کتاب الطہارۃ سے کتاب الفرائض تک تمام فقہی ابواب پر مشتمل ہیں۔

سراج الفقہا مفتی نظام الدین رضوی برکاتی دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: شارحِ بخاری حضرت العلام مولانا مفتی الحاج الشاہ محمد شریف الحق امجدی رحمۃُ اللہ علیہ بہت سے اوصاف اور خوبیوں کے مالک تھے۔ مثلاً: * مُفَسّر * شارِح * مُحدّث * متکلم * مُدبّر * مُحقّق * مُناظِر * مُدَرّس * ناقِد * مُرشِد * مُقرّر * مُصنّف * مورّخ * اُصولی * سیّاح * مفتی۔ لیکن آپ کا سب سے نمایاں اور ممتاز وصف یہ تھا کہ آپ ایک عظیم "مفتی" تھے، جس کی تعبیر "فقیہِ عصر"، "فقیہُ الہند"، "فقیہُ النفس" وغیرہ القاب سے علمانے کی، ان القاب میں زیادہ شہرت "نائبِ مفتی اعظمِ ہند" کے لقب کو حاصل ہے۔

استاذ الفقہ مفتی نسیم احمد مصباحی دامت برکاتہم العالیہ آپ کی فقہی خدمات کے متعلق یوں تحریر فرماتے ہیں: استاذی الکریم حضرت شارح بخاری علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور میں ہند و پاک میں میدانِ افتا کے مَرجعِ اعظم تھے، صرف بَرِّ صغیر ہی نہیں، بلکہ یورپ، افریقہ و امریکہ سے آپ کی خدمت میں سوالات آتے رہتے تھے۔ ظاہر ہے کہ جو مفتی اپنے کمال اور طرزِ افتا میں مہارت کی بنا پر فتویٰ کا اتنا بڑا مرجع ہو وہ کس قدر مصروف ہو گا، لہٰذا مسائل کے حل کے اعتبار سے اسے کہیں تفصیل واطناب سے کام لینا ہو گا اور کسی موقع پر ایجاز واختصار بھی کافی ہو گا، اس بنا پر آپ کے فتاوی اجمالی بھی ہیں اور تفصیلی بھی۔

حضور فقیہ اعظم ہند(رحمۃُ اللہ علیہ) کے فتاویٰ آیاتِ قرآنیہ و احادیثِ نبویہ و جزئیاتِ فقہیہ سے مزین ہوتے ہیں۔ اور یاد داشت کا یہ عالم تھا کہ بیشتر آیاتِ کریمہ اور احادیثِ نبویہ اور تقریباً سبھی جزئیات فقہیہ زبانی لکھواتے تھے، فتویٰ کا املا کرتے وقت ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اگر ایک طرف آپ کے سینے میں امام محمد رحمہ اللہ کی شانِ فقاہت مِن جانبِ اللہ ودیعت کی ہوئی ہے تو دوسری طرف آپ کے ذہنِ ثاقب میں تنویرُ الابصار، دُرِّ مُختار، رَدُّالمُحتار، عالمگیری، غُنیَہ، خانیہ، فتح القدیر، بحرُ الرائق وغیرہ کتبِ فقہ کے جزئیات بھرپور تَلاطُم کے ساتھ موجزن ہیں۔ مسائل کے حفظ و اِستِحضار کا یہ عالَم تھا کہ کبھی کبھی ایک نشست میں پندرہ پندرہ استفتوں (شرعی سوالات) کے جوابات لکھوا دیتے تھے۔

حضرت فقیہ اعظم ہند (رحمۃُ اللہ علیہ) انتہائی ذہین وفَطین، نُکتہ رَس اور دقیق بیں مُحقِّق تھے، جہاں لوگوں کی عقلیں حیران رہ جاتی ہیں وہاں آپ مسکراتے ہوئے لَا یَنْحَل (جلدی حل نہ ہونے والے) مسائل کو اس طرح حل فرمادیتے کہ جیسے کوئی اشکال تھا ہی نہیں۔

فتویٰ نویسی کی ابتدا: فقیہِ اعظم ہند، شارحِ بخاری رحمۃُ اللہ علیہ نے حضرت مولانا سردار احمد قادری رحمۃُ اللہ علیہ کے زیرِ نگرانی اپنے دورہ حدیث کے زمانے (62-1361ھ) ہی سے فتویٰ لکھنا شروع کردیا تھا۔ اس کی ترکیب یوں بنی کہ ایک مرتبہ حضرت مولانا سردار احمد قادری رحمۃُ اللہ علیہ کی خدمت میں کچھ خطوط (letters) آئے ہوئے تھے جن میں مختلف قسم کے سوالات تھے، آپ رحمۃُ اللہ علیہ نے حضرت شارحِ بخاری سمیت کچھ طلبہ سے فرمایا: یہ فتویٰ کی ڈاک رکھی ہوئی ہے، آپ لوگ اسے لے جائیں اور لکھیں!

حضرت شارحِ بخاری رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے دو خط دیے گئے، ایک میں رضاعت کا مسئلہ تھا اور دوسرے میں مُحرّم کے سپاہی بننے کا، انھیں میں سے کسی ایک کے ساتھ اللہ کے ولیوں سے مدد مانگنے کے بارے میں بھی سوال تھا۔ پہلے پہل میں نے یہی فتاوی لکھے۔ چوں کہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ علیہ نے پہلا فتویٰ رضاعت کے بارے میں لکھا تھا اس لیے میں نے بھی پہلا فتویٰ رضاعت ہی کے بارے میں لکھا اور تصحیح کے لیے حضرت کی خدمت میں پیش کیا مگر بِفَضْلِہٖ تَعَالٰی تصحیح کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ اس کے بعد تین ماہ کی مدت میں مزید 10-8 فتوے لکھ کر تصحیح کے لئے حضرت کی بارگاہ میں پیش کرتا رہا اور آپ ملاحظہ فرما کر اپنے قیمتی اصلاحی مشوروں سے نوازتے رہے۔

حضور شارحِ بخاری کو حضرتِ صدر الشریعہ رحمۃُ اللہ علیہ کی بارگاہ میں رہ کر فتوی نویسی کا خوب موقع ملا، چناں چہ آپ فرماتے ہیں: مدرسہ شمس العلوم قصبہ گھوسی میں تقریباً چودہ مہینے حضرت صدر الشریعہ رحمۃُ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر رہ کر فتاوی لکھتا رہا، اس کی صورت یہ ہوتی تھی کہ حضرت ارشاد فرماتے، میں املا کرتا۔ مگر جب کبھی حضرت موڈ میں ہوتے تو فرماتے: ”بولو اس کا کیا جواب ہو گا؟“ معلوم ہوتا تو میں عرض کر دیتا، بصورتِ دیگر حکم دیتے کہ بہار شریعت نکالو، بہار شریعت میں وہ مسئلہ جس کتاب کے حوالہ سے ہوتا اس کو نکلواتے، اس کے بعد جواب ارشاد فرماتے اور میں لکھتا۔ اس طریقۂ کار سے مجھے مسائل کے استنباط کا مَلَکہ پیدا ہو گیا۔ فتویٰ نویسی میں میری جو بھی حیثیت ہے وہ حضرت صدرُ الشریعہ کی اس خاص تربیت کا نتیجہ ہے۔

مفتیِ اعظم ہند کی خدمت میں فتاویٰ نویسی: مدرسہ مظہرِ اسلام بریلی شریف میں رہ کر 11 سال تک حضور مفتی اعظم ہند رحمۃُ اللہ علیہ کے ماتحت فتاویٰ نویسی کا کام کرتے رہے۔ حضور مفتی اعظم ہند رحمۃُ اللہ علیہ نے اپنے دار الافتاء کی خدمت آپ کے سپرد فرمادی تھی، ہوتا یہ تھا کہ آپ دن میں مسائل لکھ کر عشاء بعد حضور مفتی اعظم رحمۃُ اللہ علیہ کو سناتے۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے بریلی شریف کے ایامِ قیام میں 25 ہزار مسائل لکھے، جن میں 20 ہزار کے لگ بھگ وہ مسائل ہیں جن پر حضور مفتی اعظم رحمۃُ اللہ علیہ کی اصلاح ہے۔ کاش! وہ سب محفوظ ہوتے تو ایک اہم خزانہ محفوظ ہوتا، پھر دنیا دیکھ لیتی کہ حضرت مفتی اعظم ہند رحمۃُ اللہ علیہ کا تبحُّر، دِقّتِ نظر اور نکتہ رَسی کس حد تک پہنچی ہوئی تھی۔

فتاویٰ شارح بخاری کی خصوصیات: سراج الفقہاء، محققِ مسائل جدیدہ مفتی نظام الدین رضوی برکاتی دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شارحِ بخاری رحمۃُ اللہ علیہ کے فتاوٰی ان خوبیوں سے مُزیّن ہوتے:

(1)-5 کتاب اللہ، حدیث رسول اللہ، اِجماعِ امت، فتاوٰی کے ثبوت میں کتاب و سنت کے عموم و اِطلاقات اور فقہی جزئیات سے استدلال (6) مُتعارِض دلائل میں تطبیق (7) ناسخ، منسوخ، مُطلَق، مُقیّد کی تعیین، تشریح (8) فتاویٰ میں تحقیق و تنقیحِ مناط کا لحاظ (9) سائل کی اُلجھن کا اِزالہ (10) حالاتِ زمانہ کی رعایت (11) مسائلِ شرعیہ کے اَسرار و حِکَم کی وضاحت (12) بدمذہبوں کے دلائل کا جواب اور ان کی گرِفت (13) نوپید (نئے) مسائل کے احکام کی تخریج (14) اختلافی مسائل میں اِعتدِال کی رَوِش (15) رسمُ المفتی پر نظر (16) عِناد پر مبنی مسائل کا مُسکِت والزامی جواب (17) تحقیق بدلنے کی صورت میں حکمِ سابق سے

رجوع 18 جو مسئلہ مُنَقَّح نہ ہو سکے اس میں تَوَقُّف یا لَا اَدرِی (مجھے علم نہیں) کا اِظہار 19
مُستَفتِی کی زبان کی رعایت 20 جواب میں اختصار و جامعیت، وغیرہ وغیرہ۔ [1]

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب! ❀❀❀ صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مناظرانہ صلاحیت

مناظرہ (ایسا فن ہے کہ اس کے لئے) منقولات و معقولات میں مہارت، اسلامی و عربی علوم و فنون میں عبور، تاریخ و احوالِ زمانہ سے آگہی، حریف و مدِّ مقابل کی شاطرانہ چالوں سے باخبری، اس کی کمزوری پر نظر تحقیقی و الزامی جواب، حملہ و دفاع کا بَر وقت فیصلہ اور استحضارِ علمی و بیدار قلبی جیسے اوصاف کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ بحمد اللہ تعالیٰ حضرت شارح بخاری رحمۃُ اللہ علیہ نہ صرف ان اوصاف کے ساتھ متصف تھے بلکہ ان میں کمال و مہارت رکھتے تھے۔

حضرت شارح بخاری رحمۃُ اللہ علیہ نے بہت سے مناظروں میں مختلف حیثیتوں سے شرکت فرمائی، کہیں مناظرِ اہلِ سنت کا علمی تعاون کیا، کہیں خود مناظرہ کیا، کہیں مناظرہ کی صدارت کی، درج ذیل مقامات کے مناظروں میں آپ کا سرگرم اور نمایاں کردار رہا:

1 بریلی شریف میں قادیانی سے مناظرہ، بزمانہ طالب علمی
2 رائے پور، ضلع لکھیم پور کھیری
3 باندو چترا، ضلع پلاموں
4 بھن گاؤں، ضلع بستی، سیتاپور
5 سعدی مدن پور، ضلع فتح پور
6 جھریا، ضلع دھنباد
7 کٹک، اڑیسہ
8 بجرڈیہہ، بنارس
9 بدایوں شریف۔ (شارح بخاری: حیات و خدمات، 1/81)

---

(1)... فتاویٰ شارح بخاری، ج:1، ص:14، 19، 24، 66، 67

مفتیِ اہل سنت مفتی قاسم قادری عطاری لکھتے ہیں: یاد رہے کہ عقائد و نظریات، معمولات اہل سنّت اور دیگر دینی مسائل میں کسی سے مناظرہ کرنا کوئی اتنا آسان کام نہیں کہ جو چاہے، جب چاہے اور جہاں چاہے کرنا شروع کر دے، بلکہ اس کے لیے بہت زیادہ علم، مضبوط حافظہ، مہارت، تربیت، حاضر جوابی اور دیگر کئی چیزوں کا ہونا ضروری ہے، جن کے بغیر مناظرہ کرنا انتہائی سخت جرأت اور اپنی گمراہی اور اُخرَوی بربادی سے بے خوفی کی علامت ہے، کیوں کہ عین ممکن ہے کہ جس سے مناظرہ کر رہا ہے اس کی کوئی بات دل میں جم جائے اور یہ گمراہ ہو جائے۔ لہٰذا علمِ مناظرہ کے ماہر علماء کے علاوہ کسی کو بھی مناظرہ کی اجازت نہیں۔ آج کل جو عام لوگ ایک آدھ کتاب پڑھ کر یا دو چار تقریریں یا مناظرے سن کر ہر راہ چلتے سے مناظرہ شروع کرنے کے درپے ہو جاتے ہیں یہ طرزِ عمل شرعاً ناجائز اور انتہائی خطرناک ہے۔ اس سے بچنا ضروری ہے۔ عوام کو کسی بھی صورت مناظرے اور بحث و مباحثے کی اجازت نہیں۔ ان پر لازم ہے کہ اپنے عقائد کو صحیح رکھیں اور بحث کی جگہ پر معاملہ علماء کے حوالے کر دیں۔ پھر علماء کو بھی ہدایت یہ ہے کہ کسی اہم مقصد و فائدہ کے بغیر بلاضرورت مناظرے کے میدان میں جانے سے گریز کریں۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! ❀❀❀ صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

عشقِ رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

عشقِ رسول ہر مسلمان کی زندگی کا سب سے خوبصورت باب ہوتا ہے، اور کیوں نہ ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبت تو جانِ ایمان ہے، آپ کی محبت ہی اصلِ ایمان ہے، اس

(1)... صراط الجنان، 1/389

کے بغیر کوئی انسان مسلمان نہیں ہو سکتا ہے۔ عشقِ رسول ہی جنت میں جانے کی ضمانت، رب کی رضا کا سبب، بلندیِ درجات کا ذریعہ ہے۔ بخاری شریف میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔ یعنی تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے باپ، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ (بخاری، 1/17، حدیث:15)

محمد کی محبت دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے اسی میں اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

پیارے اسلامی بھائیو! حضور شارح بخاری رحمۃُ اللہ علیہ کی تحریریں پڑھیے، آپ کی کتابیں دیکھیے اور آپ کے مضامین و مقالات کا مطالعہ کیجیے تو عشقِ رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے چشمے اُبلتے نظر آئیں گے۔ آپ کا سفر نامہ حج، نزہۃ القاری شرح صحیح البخاری اور آپ کی دیگر تحریریں اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے آپ کی والہانہ محبت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

جب کبھی حاجیوں کا قافلہ مرکزِ عشاق مدینہ منورہ کا رُخ کرتا یا زیارت حرمین طیبین کے لیے جانے والا کوئی عاشقِ رسول آپ سے ملاقات کو حاضر ہوتا تو آپ کا عشق انگڑائیاں لینے لگتا، فرطِ جذبات سے آپ کا پیمانہ صبر چھلک پڑتا، پلکیں بھیگ جاتیں اور اَشک بار آنکھوں کے ساتھ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہِ بیکس پناہ میں حاضری کی سعادت کی دعا اور سلامِ شوق عرض کرنے کی التجا کرتے۔

سلامِ شوق کہنا حاجیو میرا بھی رو رو کر
تمہیں آئے نظر جب روضۂ انور مدینے میں

پیامِ شوق لیتے جاؤ میرا قافلے والو
سنانا داستانِ غم مری رو کر مدینے میں

(وسائلِ بخشش، ص:280)

1997 کی بات ہے کہ حضرت شارح بخاری رحمۃُ اللہ علیہ دوسرے سفر حج کے لئے پُر عزم تھے، جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں حضرت کے اس مبارک سفر کے سلسلے میں عظیم الشان محفلِ نعت کا انعقاد کیا گیا۔ آپ کی فرمائش پر اس محفل میں جاں نثار حافظ ملت جناب بیکل اتساہی نے ایک پُر سوز کلام پڑھا جس کا پہلا مصرع تھا۔

ہے رے سکھی مجھے چُندری منگاے دے، موہے جانا ہے پی کی نگریا

عشق و مستی میں ڈوبا ہوا یہ کلام جب پڑھا گیا تو ہر طرف سے آہوں اور سسکیوں کی آوازیں بلند ہونے لگیں، ایسے لوگ بھی اس محفل میں رو رہے تھے جنہیں کبھی عشقِ رسول میں روتا دیکھا نہ گیا۔ خود حضرت فقیہ اعظم رحمۃُ اللہ علیہ پر رقت طاری تھی اور آپ زار و قطار رو رہے تھے۔ آپ کی پُر سوز آہوں سے محفل میں عجیب پُر کیف سماں بندھ گیا۔ جامعہ اشرفیہ کے بعد دیگر کئی مقامات پر آپ کے اعزاز میں محفلیں رکھی گئیں، ہر محفل میں اس کلام کو سنتے اور اشکِ عشق نچھاور کرتے۔

مگر آہ! اس سفر میں آپ رحمۃُ اللہ علیہ کو بمبئی سے لوٹنا پڑا کیونکہ سعودی ایمبیسی نے ویزا بند کر دیا تھا جس کی وجہ سے پانچ ہزار سے زائد عازمین حج اس سعادت سے محروم رہ گئے۔

اس صدمے سے دل برداشتہ ہو کر آپ نے اپنے ایک عزیز جو عرصہ دراز سے مدینہ منورہ میں مقیم تھے، ان کے نام درد بھرا مکتوب (Latter) روانہ کیا جس میں لکھا تھا:

مولانا! سیدہ طیبہ طاہرہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں حاضر ہوں تو اس ناکارہ

غلام کا خصوصی سلام نیاز پیش کر کے عرض کر دیں، وہ اپنے باباجان آقائے دو جہاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بار گاہ میں اس ناکارہ، سیاہ کار غلام کے واسطے سفارش کر دیں کہ حضور! کم سے کم ایک بار اور، اس سیاہ کار کو حاضری کی اجازت مرحمت فرمادیں، جب تک حاضری نہ ہو گی، چین نہ آئے گا، اور اس محرومی کا داغ دل سے نہ جائے گا۔

الحمدللہ! آپ کی عرضی قبول ہوئی اور کچھ ہی عرصے بعد آپ کو مدینے کا بلاوا آگیا۔

نہ ہو مایوس دیوانو ! پکارے جاؤ تم ان کو
بلائیں گے تمہیں بھی ایک دن سَروَر مدینے میں
بُلا لو ہم غریبوں کو بُلا لو یا رسول اللہ !
پئے شبیر و شبر فاطمہ حیدر مدینے میں[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شارحِ بخاری بزرگوں کی نظر میں

❀ شارحِ بخاری اور صدرالشریعہ رحمۃُ اللہ علیہ:

شارحِ بخاری رحمۃُ اللہ علیہ حضرت صدرالشریعہ بدرالطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہ علیہ کے شاگرد اور رشتے میں بھتیجے لگتے ہیں۔

حضرت صدر الشریعہ رحمۃُ اللہ علیہ کو شارح بخاری رحمۃُ اللہ علیہ سے بڑی والہانہ محبت تھی۔ایک مرتبہ گھوسی قیام کے دوران مفتی صاحب بیمار پڑ گئے اور حاضر نہ ہو سکے تو حضرت صدرالشریعہ رحمۃُ اللہ علیہ ضعیفی اور آنکھیں کمزور ہونے کے باوجود خود آپ کے مکان پر عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔

---

(1)...وسائل بخشش، ص:288

یونہی ایک بار آپ کے صاحبزادے بیمار تھے، حضرت صدرالشریعہ رحمۃُ اللہ علیہ خود ان کے گھر تشریف لے گئے، صاحبزادے پر دم کیا اور تعویذ عنایت فرمایا۔

حضرت صدرالشریعہ رحمۃُ اللہ علیہ کے دل میں آپ کی کتنی عزت اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ صحیح خواں حافظ نہ ملنے کی وجہ سے رمضان شریف میں سورہ تراویح پڑھا کرتے تھے اور عشا کی نماز اور تراویح کے لیے آپ کو امام بناتے اور خود آپ کی اقتدا میں نماز ادا فرماتے، حالاں کہ دیگر علماء بھی موجود ہوتے۔[1]

❀ شارحِ بخاری اور حافظِ ملت رحمۃُ اللہ علیہ:

حضور حافظِ ملت، بانیِ جامعہ اشرفیہ حضرت علامہ عبد العزیز محدث مبارک پوری رحمۃُ اللہ علیہ کسی تعارف کے محتاج نہیں، آپ کی علمی جلالت اور دینی خدمات کا ایک زمانہ معترف ہے۔ آپ رحمۃُ اللہ علیہ حضرت شارح بخاری رحمۃُ اللہ علیہ کے علم و فضل اور فتاوی پر بڑا اعتماد کرتے تھے، سوال پوچھنے اور فتویٰ طلب کرنے والوں کو ان کی جانب رجوع کرنے کو کہتے، نیز جہاں ضرورت پیش آتی وہاں حق کا بول بالا اور باطل کا منہ کالا کرنے کے لئے آپ کو مناظروں اور جلسوں میں بھیجا کرتے تھے۔[2]

❀ حضور سید العلماء مفتی سید آلِ مصطفٰی قادری مارہروی رحمۃُ اللہ علیہ:

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ علیہ نے صدرالشریعہ رحمۃُ اللہ علیہ کے بارے میں فرمایا تھا کہ "مَوجُودِین میں تفقّہ جس کا نام ہے وہ مولوی امجد علی میں زیادہ پایئے گا۔" اور میں کہتا ہوں

---

(1)... معارفِ شارح بخاری، ص:264-ملخصاً

(2)... جہانِ حافظِ ملت، ص:151

کہ موجودہ دور میں تفقہ جس کا نام ہے وہ چند اکابر کو چھوڑ کر مفتی محمد شریف الحق امجدی میں زیادہ پاؤ گے۔

❀ حضور احسن العلما سید مصطفیٰ حیدر حسن میاں قادری مارہروی رحمۃُ اللہ علیہ:

انسان کے لیے لازم ہے کہ جس طرح چھان بین کے بعد اپنے معالج (ڈاکٹر، طبیب) کا انتخاب کرتا ہے، اسی طرح غور و فکر اور تحقیق کے بعد کسی کو اپنا مفتی بنائے۔ مفتی اعظم ہند رحمۃُ اللہ علیہ کے بعد بہت سوچ سمجھ کر ہم نے نائبِ مفتی اعظم مفتی محمد شریف الحق امجدی کو اپنا مفتی بنایا ہے۔ یہ برکاتی مفتی ہیں۔

❀ امینِ ملت ڈاکٹر سید امین میاں برکاتی مدّ ظلہ العالی:

فقیہ اعظم ہند، شارح بخاری حضرت علامہ شاہ مفتی محمد شریف الحق قادری برکاتی امجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ وَالرِّضْوَان کا دم قدم اہل سنت کے لیے غنیمت ہی نہیں بلکہ ایک نعمت تھا۔ سُنیّت کے لیے ان کی محنت و خدمت نصف صدی کا قصہ ہے، دو چار برس کی بات نہیں۔ مفتی صاحب دینی تعلیم کی امجدی روایت کے وہ جید عالم تھے جو خود اپنی ذات سے روایت ساز تھے۔ مفتی صاحب کے علمی کارنامے گوناگوں موضوعات کا احاطہ کرتے ہیں جو ان کی کتابوں کی فہرست سے ظاہر ہے۔ (فتاویٰ شارح بخاری، ج:1/ 5)

❀ شیخ الحدیث علامہ عبد الحکیم شرف قادری رحمۃُ اللہ علیہ:

فقیہِ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی بِلاشُبہ نادِرِ روزگار فقیہ اور برِّ صغیر کی عظیم دینی درس گاہ مبارک پور کے ناظمِ تعلیمات اور شعبۂ افتاء کے صدر نشین ہیں۔ ان کے ماتحت مُتَبَحِّر فُضَلاء کی ایک جماعت ہے جو امت مسلمہ کو پیش آنے والے

مسائل میں قرآن و حدیث اور فقہِ حنفی کی روشنی میں راہنمائی فراہم کرتی ہے۔

حضرت مفتی صاحب موجودہ دور کے برِّ صغیر کے علمائے اہل سنت و جماعت کی صفِ اول کے ممتاز ترین عالم اور جامع الصفات شخصیت ہیں۔ وہ بیک وقت فقیہ بھی ہیں اور محدّث بھی، مدرّس بھی ہیں اور مناظر بھی، وہ خطیب بھی ہیں اور ادیب بھی، معقولات کے متبحّر فاضل بھی ہیں اور منقولات کے بحرِ مَوّاج بھی، غیرت ملّی کا پیکر بھی ہیں اور عشقِ خدا و رسول عزّوجلّ وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مُجسّمہ بھی۔[1]

❀ خیر الاذکیا، عمدۃ المحققین علامہ محمد احمد مصباحی مدّ ظلہ العالی:

فقیہِ اَجَلّ، شارح بخاری حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ علوم وفنون کی جامعیت اور گوناگوں علمی و اخلاقی محاسن و کمالات کے ساتھ حسنِ استحضار، سرعتِ اَخذ اور سرعتِ تحریر میں یکتائے روزگار تھے۔[2]

❀ مبلغِ اسلام علامہ عبدالمبین نعمانی قادری مصباحی مدّ ظلہ العالی:

شارح بخاری، فقیہِ عصر، مرجع العلما، سند الفقہا، حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی اعظمی رحمۃُ اللہ علیہ (صدر شعبہ افتاء الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ) کی ذاتِ گرامی پندرہویں صدی کی موجودہ شخصیات میں جو نمایاں مقام رکھتی ہے وہ محتاجِ بیان نہیں۔ قدرت نے علم و عمل کی بے پناہ صلاحیتوں سے نواز کر آپ کے ذریعہ ہم اسلامیانِ عالم پر جو احسان عظیم فرمایا ہے ہم اس کا صحیح معنوں میں شکریہ نہیں ادا کر سکتے، ماضی قریب میں ہم نے جن بزرگوں کی قریب سے زیارت کی ہے آپ ان کی سچی یادگار ہیں، دینِ متین

(1)...نزہۃ القاری، 1/37، بتغیر قلیل

(2)...فتاویٰ شارح بخاری، 1/17

کے لیے جو تڑپ، جو اضطراب اور قربانی کا جو جذبہ میں نے آپ کے اندر محسوس کیا ہے اس کی مثال دور دور تک ملنی مشکل ہے، عظمتِ رسول کے خلاف جہاں کوئی بات سنی سینہ سپر ہو گئے۔[1]

فیضِ حافظ ملت، عکسِ مفتیِ اعظم　　　واہ خوب ہے تیری، دلکشی شریف الحق

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

راہِ خدا میں سفر

نیکی کی دعوت کے لئے راہِ خدا میں سفر یہ صدیوں سے بزرگوں کا طریقہ رہا ہے، حضور شارحِ بخاری مفتی شریف الحق امجدی رحمۃُ اللہ علیہ نے بھی دین وسنیت کی بقا اور نیکی دعوت عام کرنے کے لئے کئی شہروں اور ملکوں کا سفر کر کے معاشرے کی اصلاح کے لئے بیانات اور حمایتِ دین میں مناظرے کئے۔

جولائی 1996ء میں آپ نے پاکستان اور افریقہ کا سفر فرمایا۔ وہاں جلسوں میں بیانات اور سیمیناروں میں شرکت کا سلسلہ رہتا۔ بیان کے بعد بھی مجلس جمتی جس میں لوگ اپنے سوالات پیش کرتے اور آپ ان کی شرعی رہنمائی فرماتے، یوں یہ سلسلہ کبھی کبھی فجر تک جاری رہتا تھا۔

حرمین شریفین میں بھی جہاں ضرورت ہوتی، حضرت شارح بخاری رحمۃُ اللہ علیہ احکام و مسائل بیان فرماتے۔ خاص طور سے وہاں یورپ سے حاصل کیے ہوئے گوشت کے بارے میں حکم شرع بیان فرما کر لوگوں اس سے بچنے کی تلقین کرتے اور خود بھی اس سے پرہیز فرماتے۔

---

(1)... معارفِ شارح بخاری، ص:362

شارح بخاری اور دعوتِ اسلامی

حضور شارحِ بخاری رحمۃُ اللہ علیہ عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوت اسلامی سے بڑی محبت فرماتے تھے۔ اپنے بیانات اور تحریر ہر طرح سے دعوتِ اسلامی کی حمایت فرماتے رہے۔ فرصت ہوتی تو خود دعوتِ اسلامی کے اجتماعات میں شریک ہو کر حوصلہ افزائی فرماتے، اجتماعات میں شرکت سے لطف اندوز ہوتے، دوسروں کو بھی شرکت کی ترغیب دلاتے اور اگر اجتماع یا کسی دینی کام میں غلطی دیکھتے تو ذمہ داران کی تربیت و اصلاح فرماتے۔ حضرت شارح بخاری رحمۃُ اللہ علیہ نے محض دعوت اسلامی کے اجتماعات میں شرکت کے لیے گجرات، بنگال اور یوپی کے بہت سے دور دراز علاقوں کا سفر فرمایا اور بیانات کیے۔

دعوتِ اسلامی کی اہمیت و ضرورت کا ذکر کرتے ہوئے کئی بار فرمایا: جی تو یہی چاہتا ہے کہ سب چھوڑ کر دعوت اسلامی (کے کاموں) میں لگ جاؤں کہ اس کی بڑی ضرورت ہے، لیکن کیا کروں؟ دار الافتا کون سنبھالے گا۔ (معارفِ شارح بخاری، ص:366 تا 372-ملخصاً)

حضور شارحِ بخاری رحمۃُ اللہ علیہ نے فتاویٰ شارح بخاری میں بڑے خوبصورت انداز میں دعوتِ اسلامی کے متعلق ہونے والے سوال کا جواب دیتے ہوئے اپنی تائید کا بھی اظہار فرمایا۔ آپ سے کئے گئے ایک سوال اور اس کا جواب ملاحظہ ہو:

سوال: کیا دعوتِ اسلامی کا ساتھ دینا چاہیے، فیضانِ سنت سے درس دینا صحیح ہے؟

جواب: دعوتِ اسلامی خالص سنی جماعت، صحیح العقیدہ لوگوں کی جماعت ہے۔ اس جماعت کے بانی جناب مولانا محمد الیاس صاحب مدظلہ العالی سے میں بارہا مل چکا ہوں۔ وہ انتہائی خوش عقیدہ، سنی، مسلک اعلیٰ حضرت کے سختی سے پابند انسان ہیں۔ وہ اپنے

مخصوص طریقے سے اجتماعات کے ذریعہ مسلکِ اعلیٰ حضرت ہی کی ترویج و اشاعت کرتے ہیں۔ **اس لیے تمام سنی مسلمانوں کو چاہیے کہ ان کی جماعت میں شریک ہوں۔ ان کا تعاون کریں، ان کے پروگرام پر عمل کریں۔** جو لوگ اس جماعت پر نکتہ چینی کرتے ہیں اور اس جماعت سے لوگوں کو الگ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں وہ خطا پر ہیں۔ کچھ لوگ غلط فہمی کے شکار ہیں اور کچھ لوگ ذاتی منفعت وعِناد کی وجہ سے اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی باتوں پر دھیان نہیں دینا چاہیے۔ (فتاویٰ شارح بخاری، ج:3، ص:485)

شارح بخاری اور امیر اہلِ سنت

پیارے اسلامی بھائیو! حضور شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی رحمۃُ اللہ علیہ کو امیر اہل سنت سے بہت محبت تھی، آپ نے کئی مقامات پر اس کا اظہار فرمایا ہے، چناں چہ آپ لکھتے ہیں: دعوت اسلامی کے بانی اور امیر جناب مولانا محمد الیاس صاحب قادری صحیح العقیدہ سنی مسلمان ہیں اور مولانا مسلک اعلیٰ حضرت کے پابند، بلکہ اعلیٰ حضرت قُدِّسَ سِرُّہٗ کے سلسلے میں مرید ہیں اور اسی سلسلہ کے خلیفہ ہیں اور لوگوں کو اس سلسلے میں مرید کرتے ہیں، یہ حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب مہاجر مدنی کے مرید ہیں۔ اور ان کے شہزادے حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب کے خلیفہ ہیں اور حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب مجددِ اعظم اعلیٰ حضرت قُدِّسَ سِرُّہٗ کے مرید اور خلیفہ ہیں۔ کسی تبلیغی اور بدمذہبوں سے ان کا میل جول نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (1)

حضور شارحِ بخاری رحمۃُ اللہ علیہ سے امیر اہل سنت حضرت مولانا محمد الیاس عطار

---

(1)... فتاویٰ شارح بخاری، 3/477

قادری دَامت بر کاتہم العالیہ کے متعلق ایک سوال کیا گیا، جس کے جواب میں آپ نے فرمایا:

مولانا محمد الیاس قادری دعوتِ اسلامی کے بانی زِیدَ مَجدُہُم انتہائی ذہین، فطین، قوی الحافظہ انسان ہیں اور مطالعہ کے بے حد شوقین، وسیع المطالعہ بزرگ ہیں، عقائد و احکام کے جزئیات اتنے زیادہ ان کو یاد ہیں کہ آج کل کے درسِ نظامیہ کے فارغ التحصیل اور بہت سے مشہور علما کو اس کا عشرِ عشیر (1٪100) بھی محفوظ نہیں۔ صحیح العقیدہ، سنی، پابندِ شرع، مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قُدِّسَ سِرُّہٗ کے مسلک کے پابند، انتہائی متقی اور پرہیز گار انسان ہیں۔ اِنھیں سب وجوہ کی بنا پر اللہ عزّوجلّ نے ان کی زبان میں تاثیر دی ہے اور ان کے کام میں برکت عطا فرمائی ہے۔ ہزاروں بد مذہب ان کی وجہ سے صحیح العقیدہ سنی ہوئے، لاکھوں لاکھ افراد شریعت کے پابند بنے، جس کی نظیر اس وقت کسی بھی عالم یا پیر کے تلامذہ (شاگردوں) یا مریدین میں نہیں۔ پگڑی باندھنا سنت ہے، علما تک نے چھوڑ دیا ہے، پیر صاحبان نے چھوڑ دیا ہے۔ ان کی تبلیغ سے لاکھوں افراد ہرا عمامہ باندھنے لگے ہیں۔ چوں کہ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ہرا عمامہ باندھا ہے اس لیے انھوں نے ہرے عمامہ کو اختیار کیا۔

آپ (سائل) نے تحقیراً ان کو "ہری پگڑی والے" کہا، اس سے آئندہ احتراز کریں۔ داڑھی منڈانے اور کتروانے کا رواج عام ہے، بڑے بڑے پیر صاحبان کے خصوصی مریدین داڑھیاں منڈاتے ہیں۔ پیر صاحب ان سے داڑھی نہیں رکھوا سکتے، انھوں نے لاکھوں گریجویٹ اور لکھ پتیوں کے بچوں کو داڑھیاں رکھوا دیں۔[1]

---

(1)... فتاویٰ شارح بخاری، 3/478

فیضانِ سنت

امیر اہل سنت مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کی مایہ ناز کتاب فیضانِ سنت، جس کا روزانہ ہزاروں مسجد میں درس دیا جاتا ہے، دنیا کی کئی زبانوں میں اس کا ترجمہ بھی کیا گیا ہے، لوگ اسے اتنی زیادہ تعداد میں حاصل کرتے ہیں کہ پورے سال اس کی اشاعت کا کام جاری رہتا ہے، اس کتاب کے متعلق مفتی اسماعیل رضوی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت (امیر اہل سنت) نے اس کتاب میں وہ بیش قیمت مواد جمع کیا ہے جو سینکڑوں کتابوں کے مطالعے کے بعد ہی حاصل ہو سکتا ہے، یہ کتاب بیک وقت مسائل شرعیہ کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ تصوف و حکمت کے لیے بھی مفید ہے۔ اللّٰھم زِدْ فَزِدْ۔ دَرجَنوں موضوعات پر پیش کردہ آیات قرانی، احادیثِ نبوی و اقوال اکابرین کے ساتھ ساتھ دلچسپ حکایات نے اس کتاب کے حُسن میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ احادیث وروایات اور فقہی مسائل کے حوالہ جات کی تخریج نے اس کتاب کو علماء کے لیے بھی مفید تَر بنا دیا ہے۔ اس بات سے بہت خوشی ہوئی کہ حضرت نے متعدّد مقامات پر اکابرین اہل سنت رَحِمَہُمُ اللہ کا ذکرِ خیر بھی کیا ہے، جس سے ان کی اپنے علمائے اکابرین سے والہانہ محبت ظاہر ہوتی ہے۔ اس ذکرِ خیر کا ایک فائدہ تو یہی ہے کہ ہماری آنے والی نسلیں اپنے اسلاف سے متعارف ہوتی رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اپنی بارگاہ میں قبولیت سے سرفراز فرمائے اور ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ کرنے اور حتی الوسع اس سے درس دینے کی توفیق دے۔[1]

---

(1)... فیضانِ سنت، ج:1، ص:I

ایک سائل نے فیضان سنت کے متعلق چند باتیں کیں، اس پر حضور شارح بخاری رحمۃُ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: ”فیضانِ سنت کتاب میں نے پوری پڑھی نہیں۔ کثرتِ کار (بہت زیادہ کام) اور ضُعفِ بصارت (نظر کمزور ہونے) کی وجہ سے معذور ہوں۔ لیکن حضرت مولانا محمد الیاس صاحب مدظلہ العالی کے طریقۂ کار اور ان کی روش سے مجھے یہ اندازہ ہے کہ اس میں کوئی خلافِ شرع بات نہیں ہوگی۔ دعوتِ اسلامی کے بہت سے معاندین ہیں۔ دعوتِ اسلامی پر کئی ایک مہمل اعتراضات کیے، لیکن اب تک کسی نے فیضان سنت کی کوئی ایسی بات نہیں پیش کی جو اہل سنت کے عقائد یا علمائے اہل سنت کے ارشادات کے خلاف ہو۔ اگر ہوتی تو یہ لوگ چھپائے نہیں رکھتے۔ بلکہ ہمارے بعض معتمد علمائے اہل سنت نے اس کا بالاستیعاب (مکمل) مطالعہ کیا ہے۔ مثلاً حضرت مولانا عبد المبین صاحب نعمانی (ناظم اعلیٰ دار العلوم قادریہ چریاکوٹ)۔ اگر کوئی بات اس میں غلط ہوتی تو یقیناً ضرور اس کی نشان دہی کرتے اور مجھے ضرور مطلع کرتے، جیسا کہ ان کی عادت کریمہ ہے۔ اس لیے آپ لوگ فیضانِ سنت کا درس ضرور دیا کریں۔ رہ گئے، آپ نے جو چند خوابوں کو ذکر کیا ہے، ان کے غلط ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ (مزید کچھ سوالات کے جواب دے کر لکھتے ہیں:) خود جہاں تک ہو سکے دعوتِ اسلامی کے فروغ اور ترقی کی کوشش کی جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔“ (1)

مدنی بہار

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے! حضرت شارحِ بخاری رحمۃُ اللہ علیہ دعوت اسلامی سے کس قدر متأثر تھے۔ الحمد للہ! دعوت اسلامی کو اپنے بزرگوں کا اعتماد حاصل ہے، انہیں

(1)... فتاویٰ شارح بخاری، ج:3، ص:485

کی دعاؤں سے دعوت اسلامی روز بروز ترقی کی منزلیں طے کرتی چلی جارہی ہے۔ علم و عمل اور اصلاحِ اُمت کا جذبہ پانے کے لیے آپ بھی عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی انڈیا کے دینی ماحول سے وابستہ ہوجایئے، ان شاء اللہ الکریم اس کی برکت سے نیک بننے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کا ذہن بنے گا۔ ترغیب کے لیے ایک مدنی بہار پیشِ خدمت ہے:

گھوسی (ضلع مئو) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: ایک مرتبہ اُن کے علاقے میں سنتوں کی تربیت کے لئے دعوتِ اسلامی کا ایک قافلہ تشریف لایا۔ انہیں بھی بیان میں شرکت کی سعادت ملی، عاشقانِ رسول کی باتیں انہیں بڑی اچھی لگیں۔ اسی وقت انہوں نے پختہ ارادہ کرلیا کہ میں بھی ان کے ساتھ راہِ خدا میں سفر کروں گا۔

چناں چہ کچھ دنوں کے بعد انہیں بھی عاشقانِ رسول کے ساتھ قافلے میں سفر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

الحمدللہ! قافلے میں انہیں عاشقانِ رسول کی صحبت مُیسر ہوئی، اس کی برکت سے انہیں سنتیں اور آداب، نماز کا درست طریقہ اور بہت سے وہ دینی احکام جو اس سے پہلے انہیں معلوم نہ تھے سیکھنے کا موقع مِلا۔ فرائض و واجبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نوافل کی پابندی کا جذبہ نصیب ہوا۔ الغَرَض! دینی ماحول کی برکت سے اُن کے دل کی دنیا بدل گئی۔ اُنہوں نے وہیں یہ نیت کرلی کہ اب ہر ماہ تین دن کے لیے راہِ خدا میں قافلے کے ساتھ سفر کروں گا اور اپنی زندگی کے بقیہ ایام اللہ و رسول کی رضا والے کاموں میں گزاروں گا۔ قافلے میں سفر سے پہلے وہ ایک ماڈرن نوجوان تھے اور قافلے سے واپسی پر ان کے سر پر عمامہ شریف کا تاج جگمگا رہا تھا۔ الحمدللہ! تادمِ بیان قافلوں کی برکت سے وہ دعوت اسلامی کی تنظیمی ترکیب کے مطابق

علاقائی ذمہ دار کی حیثیت سے دینی کام کرنے کی سعادت پارہے ہیں۔

لُوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو ! سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو !

اللہ پاک ہمیں بھی دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ رہنے اور قافلوں میں سفر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ خاتم النبیین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

شارح بخاری کی تحریری خدمات

حضور شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی رحمۃُ اللہ علیہ نے فتویٰ نوِیسی کی کثیر مصروفیات کے باوجود تصنیف و تالیف کے لئے وقت نکال کر کئی کتابیں یادگار چھوڑیں۔ آپ کی کتابوں میں تحقیق و تدقیق کا رنگ ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کی باتیں نپی تُلی اور پتے کی ہوتی ہیں۔ رئیس التحریر علامہ یاسین اختر مصباحی رحمۃُ اللہ علیہ لکھتے ہیں: تدریس وافتا کی گراں بار (بڑی) ذمہ داریوں کے ساتھ شارح بخاری نے قرطاس و قلم کا بھی حق ادا کیا۔ ان کی تحریر و تصنیف نصف صدی پر محیط ہے۔ ابتداء ہی سے آپ نے وقیع مضامین و مقالات لکھے اور آپ کے سیال قلم نے جس وادی کا رُخ کیا، اسے سیر اب کیا۔

مختلف دینی و علمی موضوعات پر آپ کی قیمتی اور جامع تحریریں (مختلف ماہناموں) دبدبہ سکندری (رامپور)، نوری کرن (بریلی شریف)، پاسبان (الٰہ آباد)، جام کوثر (کلکتہ)، استقامت (کانپور)، اشرفیہ (مبارک پور)، رفاقت (پٹنہ)، حجاز جدید (دہلی) وغیرہ میں چھپ کر عوام و خواص کے درمیان مقبول ہوتی رہیں۔ ماہنامہ اشرفیہ میں التزام و تسلسل کے ساتھ آپ کے منتخب فتاویٰ چھپ رہے ہیں۔ مختلف مدارس اہل سنت کے زمانہ تدریس میں منتشر طور پر

مختلف موضوعات پر کتب و مضامین لکھنے کا عمل جاری رہا۔ لیکن اشرفیہ مبارک پور آنے کے بعد میری اور مولانا افتخار احمد قادری کی درخواست اور اصرار پر آپ نے بخاری شریف کا ترجمہ و شرح لکھنے کا بیڑا اٹھایا اور اب بفضلہ تعالیٰ یہ عظیم اور تاریخی کارنامہ پایہ تکمیل تک پہنچ چکا ہے۔ (1)

حضرت شارحِ بخاری رحمۃُ اللہ علیہ کی تصانیف کے نام یہ ہیں: * نزہۃ القاری شرح صحیح بخاری (6 جلدیں) * اشرف السِّیَر * اسلام اور چاند کا سفر * السراج الکامل * اَشکِ رَواں * تحقیقات (دو حصے) * اثباتِ ایصال ثواب * سُنی دیوبندی اختلافات کا منصفانہ جائزہ * مقالاتِ امجدی * رُوداد مناظرہ * اذان خطبہ (افادات) * تنقید بر محل (افادات) * فتنوں کی سرزمین نجد یا عراق؟ * مفتیِ اعظم اپنے فضل و کمال کے آئینے میں * مسائلِ حج و زیارت * فرقوں کی تفصیل * شہادتِ حسین کا ذمہ دار کون * مسئلۂ تکفیر اور امام احمد رضا * تعلیقاتِ سنان جانکاہ دلِ غیر مقلدانِ گمراہ * حواشی فتاویٰ امجدیہ (اول و دوم) * فتاویٰ اشرفیہ۔ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

وصالِ پُر ملال

حضور شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی رحمۃُ اللہ علیہ نے 6 صفر المظفر 1421 / 11 مئی 2000ء بروز جمعرات، الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور میں نمازِ فجر ادا فرمائی، نماز کے بعد حسبِ معمول آپ اوراد و وظائف میں مصروف ہو گئے۔ اوراد و وظائف سے فراغت

(1)... شارح بخاری، ص:26

(2)... فتاویٰ شارح بخاری، -شارح بخاری: حیات و خدمات، 1/ 85

کے بعد اچانک آپ کو دل کا دورہ (Heart attack) ہوا اور پانچ بج کر چالیس منٹ پر آپ اس دنیائے فانی سے کُوچ فرما گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ (1)

مزارِ مبارک

علامہ عبد المبین نعمانی قادری فرماتے ہیں کہ حضرت شارح بخاری رحمۃُ اللہ علیہ نے اپنی حیات میں ہی گھوسی میں اپنی خریدی ہوئی جگہ پر مسجد بنوا کر اس سے متصل کچھ جگہ چھوڑ دی تھی اور وصیت فرمائی تھی کہ میرے وصال کے بعد مجھے وہیں دفن کیا جائے، چناں چہ انتقال کے بعد وہیں پر تدفین عمل میں آئی۔ اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

ملفوظاتِ شارح بخاری

(1) صبح صادق کے طلوع ہوتے ہی فجر کی سنت پڑھ کر اکتالیس بار اس طرح سورہ فاتحہ پڑھیں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے میم کے زیر کو الحمد کے لام کے جزم سے ملائے۔ بیچ سے ہمزہ وصلی (الف) گرادے، اول آخر کم از کم تین تین بار درود شریف اس کے بعد اپنے مقصد کی دعا کرے، دعا قبول ہوگی۔ مجرب ہے۔ جتنا حضورِ قلب، توجہ اِلی اللہ کرے، اس قدر جلد حاجت بَر آئے گی۔ کوشش یہ کرے کہ فرض سے پہلے یہ وظیفہ پورا کرلے۔ لیکن اگر فرض کی جماعت شروع ہو جائے تو جماعت میں شریک ہو جائے، بعد میں تعداد پوری کرے۔ کسی بھی مشکل کے حل کے لیے کسی بھی دعا کی مقبولیت کے لیے سورۂ فاتحہ کا یہ عمل مجرب ہے۔ (مقالات شارح بخاری، ج:1، ص:76)

(1)... فتاویٰ شارح بخاری، –شارح بخاری: حیات وخدمات – ج:1، ص:107

(2) دنیا کی نعمت کتنی ہی عظیم ہو، آخرت کی نعمت کے مقابلے میں حقیر ہے۔(ایضاً79)

(3) عبادت میں کم از کم یہ تصور ہو کہ معبود ہمیں دیکھ رہا ہے۔(ایضاً،1/152)

(4) زیارتِ اقدس قریب قریب واجب ہے۔ جو اس سے محروم رہا بہت بڑا محروم ہے۔ جب مدینہ طیبہ کا سفر شروع کرے تو اپنی خوش بختی پر ناز کرے اور اللہ عزّوجلّ کا شکر کرے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے اپنے حبیب کے دَر پر لیے جا رہا ہے۔(ایضاً،1/370)

(5) جنت البقیع کی زیارت سنت ہے۔(ایضاً،1/373)

(6) جہیز کے سلسلے میں جہاں تک ہو کمی کی جائے۔ اللہ توفیق دے تو بقدرِ ضرورت لڑکیوں کو جہیز دیا جائے، مگر اتنا نہیں کہ خود بار (مشقت کا سبب) ہو اور لڑکی والوں کو دشواریوں کا سامنا کرنا پڑے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ کہ رواج کے مطابق جہیز کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے رشتے لگنے کے باوجود لڑکیوں کی شادی نہیں ہو پاتی ہے۔ بسا اوقات رشتہ ختم کرنا پڑتا ہے۔ اگر مشترکہ طور پر جہیز کے لیے کچھ پابندی لگادی جائے تو زیادہ بہتر ہو گا۔(ایضاً،1/386)

(7) اس پر عہدِ صحابہ سے لے کر آج تک پوری امت کا اتفاق ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ والہ وسلم حقیقی، جسمانی، دنیوی حیات کے ساتھ اب بھی زندہ ہیں۔(ایضاً،1/353)

(8) اگر کوئی شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے اور نمازیں پڑھے، زکوۃ دے، روزہ رکھے، حج کرے، دن رات قال اللہ قال الرسول کا درس دے اور اتنا بڑا متقی ہو کہ کبھی خلاف شرع تھوکے بھی نہیں۔ لیکن اگر اس سے کوئی فعل کفر سرزد ہو جائے یا کوئی کفری قول بک دے تو اسے کافر کہنا بنَصِّ قرآن فرض ہے۔ یہ جرم نہیں بہت بڑی عبادت ہے۔

(فتاویٰ شارح بخاری،2/20)

منقبت شریفُ الحق

از۔ فریدی صدیقی مصباحی، بارہ بنکوی، مسقط عمان

گوہرِ شریعت کے جوہری شریف الحق
علم و فن کی دنیا کے، فلسفی شریف الحق

اُن کے در سے جاری ہیں فیض کے کئی دھارے
رضوی، اشرفی، نوری، امجدی شریف الحق

عشقِ مصطفائی کے، عمر بھر گُہر بانٹے
تھے زرِ محبت کے، اک دھنی شریف الحق

فکرِ اعلٰی حضرت کے، سچے ترجماں تھے وہ
دین کی حمایت میں، تھے جری شریف الحق

خوشنما لقب ان کا، یعنی مفتیِ برکات
ہیں فیوضِ مارہرہ، کے غنی شریف الحق

شارحِ بخاری کی، شان ہے بہت اعلٰی
ہیں جہانِ حکمت کے، عبقری شریف الحق

مصطفٰی کی عظمت کی، جب بھی کوئی بات آئی
ڈٹ گیے جومیداں میں، ہاں وہی شریف الحق

دشمنوں کے نرغے میں، اور بھی ہوئے پُرجوش
عزم ایسا رکھتے تھے، آہنی شریف الحق

لڑتا ہے قلم ان کا، اب بھی کفر و باطل سے
ہیں محافظِ ملت، آج بھی شریف الحق

نقش ہیں دل وجاں پر، لازوال تحریریں
دولت قلم تیری، دائمی شریف الحق

نجد کے سوالوں کا، تُو جواب ہے ایسا
نجدیت سراپا ہے، بے بسی شریف الحق

فیضِ حافظ ملت، عکسِ مفتیِ اعظم
واہ خوب ہے تیری دلکشی شریف الحق

الفتِ شہ بطحا، تیری قوت بازو
جس سے تونے پائی ہے، برتری شریف الحق

تو نے استقامت کے، ایسے نَقش چھوڑے ہیں
جن سے راہ حق میں ہے، روشنی شریف الحق

سیرتِ مقدس ہے عظمتوں کا مجموعہ
بات ہی نرالی ہے، آپ کی شریف الحق

رب نے آپ کو بخشی، علم کی شہنشاہی
جس پہ رشک کرتی ہے خُسروی شریف الحق

سلسلہ عطاؤں کا، حشرتک نہ کم ہوگا
آپ کا خزانہ ہے سَرمدی شریف الحق

بُرجِ اشرفیہؔ پر، شان سے چمکتا ہے
آج بھی ترا بدرِ آگہی شریف الحق

گلشن عمل تیرا، ہے خلوص سے سیراب
تا ابد نہ کم ہوگی، تازگی شریف الحق

پا گیا فریدی بھی تیری صحبتِ اقدس
خوش نصیب ہے اِس کی، زندگی شریف الحق

مآخذ و مراجع

صراط الجنان	شیخ القرآن مفتی قاسم عطاری قادری	مکتبۃ المدینہ
القول البدیع	علامہ شمس الدین محمد سخاوی شافعی	دار الریان
نزہۃ القاری	شارحِ بخاری مفتی شریف الحق امجدی	فرید بک اسٹال
فتاویٰ شارح بخاری	شارحِ بخاری مفتی شریف الحق امجدی	دائرۃ البرکات، گھوسی
مقالاتِ شارح بخاری	شارحِ بخاری مفتی شریف الحق امجدی	دائرۃ البرکات، گھوسی
شارح بخاری حیات و خدمات	علامہ نفیس احمد مصباحی	دائرۃ البرکات، گھوسی
معارفِ شارحِ بخاری	مصباحی علمائے کرام	رضا اکیڈمی، ممبئی
شارح بخاری	علامہ یس اختر مصباحی	دائرۃ البرکات، گھوسی
فروغِ رضوات میں فرزندانِ اشرفیہ کی خدمات	مصباحی علمائے کرام	تنظیم پیغامِ اسلام
جہانِ حافظِ ملت	علامہ بدر القادری مصباحی	المجمع الاسلامی
فیضان سنت	امیر اہل سنت مولانا محمد الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ
دیوانِ سالک	مفسّرِ قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی	مکتبۃ المدینہ
وسائل فردوس	امیر اہل سنت مولانا محمد الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ
وسائل بخشش	امیر اہل سنت مولانا محمد الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ